بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ٹیلیفون نمبر ۱۰ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

الفضل قادیان

روزنامہ

ایڈیٹر غلام نبی — یوم سہ شنبہ — قیمت ایک آنہ

خلافت لائبریری کیلئے عطیہ
منجانب: محمد داؤد طاہر
انکم ٹیکس آفیسر۔ راولپنڈی

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ ماہ صلح ۱۳۲۱ش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ساڑھے سات بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو زکام کی شکایت ہے۔ احباب صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو تمام جسم میں درد، پیٹ درد اور نزلہ کی تکلیف ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دُعا کی جائے۔

سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۰ | ۶۔ ماہ صلح ۱۳۲۱ش | ۱۸۔ ماہ ذوالحجہ ۱۳۶۰ھ | ۶۔ ماہ جنوری ۱۹۴۲ء | نمبر ۵

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۸۔ ماہ ذوالحجہ ۱۳۶۰ھ

جلسہ سالانہ کے اختتام پر کارکنوں کا اجتماع

قادیان ۴۔ ماہ صلح ۱۳۲۱ہش۔ آج جلسہ سالانہ کی تقریب کے بخیر وخوبی ختم ہونے کے بعد مدرسہ احمدیہ کے صحن میں دس بجے حضرت میر محمد اسحاق صاحب افسر جلسہ سالانہ کے زیر انتظام ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور تمام انتظامی شعبہ جات کے انچارج اصحاب نے اپنے اپنے صیغہ کی رپورٹیں پیش کیں۔ اور آخر میں حضور نے ان رپورٹوں پر تبصرہ فرماتے ہوئے آئندہ کے متعلق بعض ہدایات ارشاد فرمائیں۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد نظارت دعوۃ و تبلیغ کی رپورٹ جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے پیش کی جس میں زنانہ و مردانہ جلسہ گاہوں کے متعلق ضروری انتظامات کرنے۔ نیز تقریروں کے لئے مقرر اصحاب کے تقرر۔ ان کے لئے مضامین کے انتخاب اور تقریروں کے متعلق رائے دینے کے لئے تین اصحاب کی کمیٹی بنانے کا ذکر کیا۔

اس کے بعد جناب قاضی محمد عبداللہ صاحب ناظم سپلائی و سٹور نے اپنی نظامت کی رپورٹ سنائی جس میں بیان کیا۔ کہ اس سال جلسہ کے ایام میں ۲۷۰۵ من آٹا صرف ہوا ہے۔ جو گزشتہ سال ۲۹۰۹ من صرف ہوا تھا۔ لکڑی اس سال ۵۰۷۵ من اور گزشتہ سال ۲۰۰ من کوئلہ اس سال ۶۰۰ من اور گزشتہ سال ۹۰۰ من خرچ ہوا تھا۔ یہ مصارف میں کمی خوراک کی پرچیوں پر کنٹرول کرنے کی وجہ سے واقعہ ہوئی جو بہت خوش کن بات ہے۔

قاضی صاحب کے بعد جناب ماسٹر محمد طفیل صاحب انچارج نظامت اندرون قصبہ نے رپورٹ پیش کی۔ اس نظامت نے ۲۳ دسمبر سے ۲ جنوری تک اپنا کام جاری رکھا۔ اور ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ ۱۷۴۱۳ مہمانوں کو کھانا کھلایا۔

ماسٹر صاحب کے بعد حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے نظامت دارالعلوم کی رپورٹ پیش فرمائی اس نظامت نے ۲۴ دسمبر سے ۲۹ دسمبر تک اپنا کام جاری رکھا۔ آپ نے فرمایا۔ اس دفعہ نظامت تقسیم پرچی خوراک نئی قائم کی گئی تھی۔ اور کارکنوں کی خوراک کی پرچی علیحدہ کاٹی گئی۔ اس طرح کھانا کھانے والے مہمانوں کی تعداد زیادہ صحیح معلوم ہو سکی۔

پھر نظامت دارالفضل و دارالبرکات کی رپورٹ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے پیش کی۔ اس نظامت نے ۲۵ دسمبر سے ۲۹ دسمبر تک کام کیا۔

ان رپورٹوں کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مختصر تقریر کی جس میں فرمایا۔ مستورات کے جلسہ گاہ کے پہرہ کا انتظام اور زیادہ بہتر ہونا چاہیئے۔ یہ درست ہے۔ کہ اس کام کے لئے عمر اصحاب مقرر کئے جائیں۔ مگر نہ ایسے جو چلنے پھرنے۔ اور خبر گیری سے معذور ہوں۔

خوراک کی پرچیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ اس دفعہ یہ انتظام بہتر صورت میں کیا گیا ہے۔ مگر ابھی اور زیادہ بہتر بنانا چاہیئے۔ اندازہ یہ ہے۔ کہ اس دفعہ کھانا کھانے والے مہمانوں کی تعداد ۲۳۰۰۴ ہزار تھی۔ اتنی ہی تعداد پرچیوں کے لحاظ سے بھی ہونی چاہیئے تھی۔ اور لنگر سے کھانا نہ کھانے والوں کی تعداد ملا کر کل تعداد ۳۰ ہزار کے قریب پہنچتی ہے۔ زنانہ جلسہ گاہ اس دفعہ گزشتہ سال کی نسبت کچھ بڑھایا گیا تھا۔ پھر بھی عورتیں بمشکل سما سکیں۔ مردانہ جلسہ گاہ بھی پُر تھا۔

اسی سلسلہ میں حضور نے فرمایا۔ خوراک کی پرچیوں کے متعلق احتیاط کرنے کے علاوہ مقامی جماعت نے اس بارہ میں جو تعاون کیا ہے۔ وہ بھی بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ اور اس سے ظاہر ہے۔ کہ مرکزی جماعت میں کتنا اخلاص ہے۔ جب اسے نصیحت کی گئی کہ جہاں تک ممکن ہو سکے۔ کھانے میں احتیاط کی جائے اور کم سے کم خرچ ہو۔ تو اس پر عمل کیا گیا۔ اور ۲ اور ۳ ہزاروں کے درمیان مہمانوں کا کھانا بچ گیا۔ امید ہے۔ اگلے سال انشاء اللہ تعالیٰ ان اخراجات میں اور بھی کمی ہوگی۔ ہم یہ نہیں مان سکتے کہ اس سال مہمانوں کے کم آنے کی وجہ سے خرچ کم ہوا۔ اور اگلے سال اس سے بھی کم آئیں گے۔ اس لئے اخراجات میں اور کمی ہو جائیگی ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل سے یہی امید ہے کہ اگلے سال بھی پہلے سے زیادہ مہمان آئیں گے اور اس سال بھی باوجود کئی ایک مشکلات کے کم نہیں آئے۔ ہاں جس نسبت سے اس دفعہ اخراجات کم ہوئے ہیں اگلے سال اسی نسبت سے اور بھی کم ہوں گے میں دوستوں کے اس تعاون کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے جلسہ کے اموال کی حفاظت میں کیا ہے اور انہیں عمدگی سے خرچ کرنے کی کوشش کی۔ میں اچھا نے پرچی کے محکمہ کے متعلق اظہار خوشنودی کرتا ہوا دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ اس محکمہ میں کام کرنے والوں یا جو اور کام کرنے والے آئیں۔ ان کو اس سے بھی بہتر کام کرنے کی توفیق دے۔

سٹور کے متعلق میں ایک بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ جس کی طرف عزیز منصور احمد کے نوٹ سے نکلی ہوئی ایک بات کی وجہ سے توجہ ہوئی ہے اور وہ یہ کہ جلسہ کے بعد ہر ایک نظامت کو یہ بھی بتانا چاہیئے۔ کہ کس کس نظامت نے کتنے برتن لئے اور ان میں سے کتنے واپس کئے۔ اس طرح آئندہ اس مفید امر کے لئے رستہ کھل جائیگا۔ کہ نظامتیں جلد سے جلد برتن واپس کرینگی اور ان کی حفاظت کا بہتر انتظام کیا جائیگا۔

اس دفعہ مردوں اور عورتوں کے جلسہ گاہ کو دیکھ کر اول تو میرا خیال ہے۔ کہ حاضرین کی تعداد میں گزشتہ سال کی نسبت کمی نہیں تھی۔ اور اگر تھی۔ تو بہت کم (اس موقعہ پر عرض کیا گیا۔ کہ ریلوے ٹکٹوں کے لحاظ سے جو شمار کئے گئے۔ اس دفعہ کمی نہیں۔ بلکہ کچھ زیادتی ہی تھی)

حضور نے فرمایا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ کئی وجوہ کے باوجود خدا تعالیٰ نے آنے والوں کی تعداد میں کمی نہ ہونے دی۔ اس دفعہ قحط۔ جنگ۔ ریلوے ٹکٹ نہ ہونے اور بیماریوں کی وجہ سے خیال تھا۔ کہ شاید مہمان کم آئیں لیکن خدا تعالیٰ کا یہ نمایاں احسان ہے کہ کمی نہیں ہوئی۔

آخر میں حضور نے فرمایا۔ دُعا ہے کہ خدا جلسہ میں شریک ہونے والوں کی تعداد کو آئندہ اور بھی بڑھائے۔ جماعت کی قربانیوں اور خدمات میں بھی زیادتی کرے اور زیادہ سے زیادہ قرب میں جگہ دے۔ تاکہ ہم وہ مقام حاصل کر لیں جس کے متعلق

Digitized By Khilafat Library Rabwah

چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کیطرف فوری توجہ کی جائے

الحمد للہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ خیر و خوبی سے اختتام کو پہونچ گیا مگر اب خرچ جلسہ کے بلوں کی ادائیگی کے لئے روپیہ کی جلد ضرورت ہے۔ لہٰذا تمام عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کا بقایا چندہ جلسہ سالانہ جلد از جلد وصول کر کے ارسال فرمائیں ؛ ناظر بیت المال

تحریک جدید سال ہشتم کا مالی جہاد

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے آپ کا دیار محبوب کی بستی میں آنا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور بزرگان دین کے کلمات سننا اور بخیر و عافیت واپسی مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے کلمات طیبات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تحریک جدید سال ہشتم کے مالی جہاد میں جن احباب نے ۳۱ دسمبر تک اپنے وعدے حضور کی خدمت میں پیش کئے۔ ان کی منظوری کی اطلاع جلد دی جائے گی۔ لیکن اکثر جماعتوں کی فہرستیں نامکمل ہیں۔ ان کی طرف سے کہا گیا۔ کہ بقیہ فہرست گھر پہونچ کر ارسال کی جائے گی۔ یا بعض جماعتوں کے افراد نے کہا۔ کہ ہم اپنی جماعت کی فہرست مکمل واپس جا کر حضور کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے ارسال کریں گے۔ بعض مجبوریوں کی وجہ سے اب نہیں دے سکتے۔ اسی طرح براہ راست وعدہ کرنے والے بعض احباب جو بعض مجبوریوں کی وجہ سے جلسہ سالانہ پر نہیں پہونچ سکے۔ ان سب احباب کو چاہیئے۔ کہ سال ہشتم کے وعدوں کی فہرست جلد سے جلد ارسال فرمائیں سال ہشتم کے وعدوں کی آخری تاریخ ۲۸ جنوری ۱۹۴۲ء ہے۔ احباب فوری توجہ فرما کر اپنا وعدہ ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

وصایا کے متعلق قاعدہ ۵۰۹ صدر انجمن احمدیہ

موصیان حصہ آمد کے لئے فیصلہ کیا جاتا ہے۔ کہ جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کے بعد چھ ماہ وصیت کا چندہ ادا نہیں کرتا۔ اس کی وصیت منسوخ کی جائے۔ اور آئندہ اس سے جب تک وہ توبہ نہ کرے کسی قسم کا چندہ وصول نہ کیا جائے "

بعض لوگوں کی وصیت جب منسوخ ہو جائے۔ تو پھر لکھتے ہیں۔ کہ ہم سے قسط وار بقایا لے لیا جائے۔ یا مہلت کچھ عرصہ کی دی جائے۔ سو موصی صاحبان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ قسط کی منظوری حاصل کرنے یا معین عرصہ کی مہلت لینے کا وقت وصیت کے منسوخ ہونے سے پہلے ہے۔ لیکن جب وصیت منسوخ ہو جائے۔ تو پھر صدر انجمن احمدیہ کا یہی قاعدہ ہے۔ کہ وصیت منسوخ ہو جانے کے بعد جب تک کل بقایا ادا نہ ہو جائے۔ وصیت بحال نہ کی جائے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

خانصاحب کے خطاب پر مبارکباد

نوروز کی تقریب پر گورنمنٹ نے جو خطابات دیئے ہیں۔ ان میں سے "خانصاحب" کا خطاب ہماری جماعت کے دو اصحاب کو دیا گیا ہے۔ یعنی (۱) میاں محمد یوسف صاحب سپرنٹنڈنٹ پنجاب سول سیکرٹریٹ لاہور۔ اور (۲) بابو برکت اللہ صاحب چیف یارڈ ماسٹر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کو۔ ہم اس اعزاز پر دونوں اصحاب کو مبارکباد دیتے ہیں ؛

نبوت

جب نگاہوں سے نہاں ہوتے ہیں نیکی کے اصول
عرش سے ہوتا ہے ارواح مقدس کا نزول

ابر کے پردے میں جب آتا ہے خورشید ہدیٰ
بھولنے لگتا ہے جب انسان اپنا مدعا

اپنے اک بندے کو کرتا ہے خدا مامور پھر
ایک ذرہ ریگ کا بنتا ہے کوہ طور پھر

دور ہیں لاتا ہے پھر وہ بادۂ عرفاں کا جام
دوڑتے ہیں اس کی جانب میکشان تشنہ کام

سانس سے اس کی پگھل جاتا ہے سنگ آذری
سرمدی نغموں سے بھر جاتا ہے ساز سامری

ہوتے ہیں پیدا مسیحا دم جہاں میں بار بار
تاکہ ہو سینوں میں بنیاد محبت استوار

سلسلہ یہ ختم ہو سکتا نہیں اے بے خبر
آدمی نعمت یہ کھو سکتا نہیں اے بے خبر

گو ثریا پر بھی چڑھ جائے یہ اللہ کا کلام
پھر زمیں پر اس کو لاتا ہے اک احمد کا غلام

خاکسار ۔۔ روشن دین تنویر از لاہور

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا۔ حکیم عبد الصمد صاحب متوطن پانچی کچھ عرصہ سے بعارضہ ... بیمار ہیں۔ شیخ محمد ذاکر صاحب حاجی پورہ سیالکوٹ۔ بیمار ہیں۔ ماسٹر مولا داد صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کا لڑکا بیمار ہے۔ سب کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

تقرر سیکرٹریان مال۔ (۱) جماعت احمدیہ جھٹا نوالی ضلع گوجرانوالہ کے لئے میاں سلطان احمد صاحب کو سیکرٹری مال (۲) جماعت احمدیہ نبول کے لئے بابو خورشید احمد صاحب کو سیکرٹری مال صاحب اور محصل (۳) جماعت احمدیہ چکوال کے لئے میاں عطا رالرحمن صاحب کی بجائے چوہدری محمد حسین صاحب کو (۴) اور جماعت احمدیہ گالوانی ضلع گورداسپور کے لئے چوہدری محمد عبد اللہ صاحب کی بجائے چوہدری مولا بخش صاحب کو سیکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں ناظر بیت المال

چندہ مسجد احمدیہ سرینگر مولوی عبد الواحد صاحب ایڈیٹر کے لئے مغربی پنجاب کا دورہ

اخبار اصلاح عنقریب مغربی پنجاب میں چندہ مسجد احمدیہ سرینگر کی فراہمی کے لئے دورہ کریں گے۔ احباب ان کی ہر رنگ میں معاونت فرمائیں۔ احباب کو یاد ہوگا کہ اس مسجد کے لئے ہندوستان کی تمام جماعتوں سے پندرہ ہزار روپے فراہم کرنے کے لئے ناظر صاحب بیت المال اجازت دے چکے ہیں۔ خاکسار محمد امین فنانشل سیکرٹری احمدیہ مسجد کمیٹی سرینگر

بستر تبدیل ہو گیا۔ ۲۹ دسمبر کو ایک بجے والی گاڑی سے جس میں میں قادیان سے آ رہا تھا۔ میرا بستر کسی صاحب سے تبدیل ہو گیا ہے۔ اور غلطی سے میرے ساتھی ایک بستر جو بالکل میرے بستر کے مشابہ ہے اٹھا لائے ہیں۔ جن صاحب کا یہ بستر ہو وہ مجھے اطلاع کریں تاکہ ان کا بستر انہیں پہونچا دیا جائے۔ اور میرا بستر وہ مجھے بھیج دیں۔ بستر کی تبدیلی اغلباً امرتسر سٹیشن پر ہوئی ہے۔ اور اغلب خیال ہے کہ یہ کسی ایسے دوست کا بستر ہے۔ جو جالندھر وغیرہ کی طرف جا رہے تھے۔ بستر دو بشیرے سنگترے کی رسی میں بندھے تھے اور ہر دو کی دری نیلے رنگ کی تھی۔ خاکسار ثناء اللہ موضع نتوکے ڈاکخانہ رعیہ ضلع سیالکوٹ

ولادت۔ ۲۱ دسمبر ۱۹۴۱ء کو اللہ تعالیٰ نے مجھے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خداوند کریم نومولود کو نیک اور خادم دین متین بنائے۔ اور اس کی والدہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ محمد ابراہیم امیر جماعت احمدیہ سیدوالا

تلاش۔ مولوی محمد ابراہیم طالب علم جامعہ احمدیہ قادیان جن کا حلیہ یہ ہے۔ رنگ گورا، قد چھوٹا۔ کپڑوں پر ہیاڑی لال کنارہ چارخانی پٹو۔ گرم سوئٹر جس میں لال دھاری ہے بوجہ خرابی دماغ کہیں چلے گئے ہیں۔ جس صاحب کو ملیں وہ مہربانی فرما کے اس کو نظارت ہذا میں پہنچا دیں۔ ان کے والد صاحب سے کرایہ وغیرہ کے اخراجات ادا کرا دیئے جائیں گے۔ (ناظر امور عامہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالےٰ کے حضور جو بلند ترین مقام حاصل ہے اس پر نہ صرف قرآن کریم شاہد ہے۔ نہ صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث شاہد ہیں۔ بلکہ آپ کی اپنی تحریرات بھی اس مرتبۂ عالیہ کو ظاہر کرتی ہیں۔ جو آپ خدا تعالےٰ کے حضور رکھتے ہیں۔ اُن آیات۔ احادیث اور تحریرات کے مطالعہ سے آپ کی نبوت روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ مگر افسوس کہ غیر مبایعین ان تمام شواہد کو نظر انداز کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درجہ کم کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ وُہ خوب جانتے ہیں۔ ایک زمانہ میں وُہ خود بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے قائل تھے۔ بلکہ مولوی محمد علی صاحب تو عدالت میں حلفیہ بیان دے چکے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مدعیٔ نبوت ہیں۔ غیر مبایعین کی یہ رجعت قہقری انتہائی افسوسناک ہے۔ اور اسی سے اُن کے اندرونہ کی کیفیت بے نقاب ہو جاتی ہے۔ صحبت امروزہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صرف چند ایسی تحریرات پیش کی جاتی ہیں۔ جن سے آپ کے مقام بلند کا ثبوت ملتا ہے:۔

(۱) خطبۂ الہامیہ میں فرماتے ہیں:۔

"خدا نے مجھ پر اس رسول کریم ؐ کا فیض نازل فرمایا۔ اور اس کو کامل بنایا۔ اور اس نبی کریم ؐ کے لُطف اور جُود کو میری طرف کھینچا۔ یہاں تک کہ میرا وجُود اس کا وجود ہو گیا۔ پس وُہ جو میری جماعت میں شامل ہُوا درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہُوا۔ اور یہی معنے و آخرین منہم کے بھی ہیں۔ . . . . اور جو شخص مجھ میں اور محمد مصطفےٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھ کو نہیں دیکھا۔ اور نہ پہچانا۔"

(خطبۂ الہامیہ صفحہ ۱۷۱)

اس حوالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہ صرف اپنی جماعت کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا مثیل قرار دیا۔ بلکہ خود اپنے مقام نبوت کا بھی آپ نے اعلان فرمایا ہے۔ کیونکہ اگر آپ نبی نہ ہوتے۔ تو آپ کی زندگی میں آپ پر ایمان لانے والے صحابہ کس طرح ہو جاتے پھر آپ نے اس کی مزید وضاحت کر دی اور فرمایا جو شخص مجھ میں اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فرق کرتا ہے۔ درحقیقت اس نے مجھے پہچانا ہی نہیں۔ "ایک غلطی کے ازالہ" میں بھی آپ نے اسی قسم کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں چنانچہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"خدا نے . . . . میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔ اور مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔" (صفحہ ۸)

اسی طرح فرمایا:۔

"مسیح موعود محمدی حقیقت کا مظہر ہے۔ اور جلالی حلّوں میں نازل ہُوا ہے۔ اسی لئے خدا کے نزدیک اس کا ظہور نبی مصطفےٰ کا ظہور مانا گیا ہے۔" (خطبۂ الہامیہ صفحہ ۳۱۰)

تحفۂ گولڑویہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسب آیت وآخرین منہم دوبارہ تشریف لانا بجز صورت بروز کے غیر ممکن تھا۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانیت نے ایک شخص کو اپنے لئے منتخب کیا۔ جو خلق اور خو اور ہمت اور ہمدردیٔ خلائق میں اس کے مشابہ تھا۔ اور مجازی طور پر اپنا نام احمد اور محمد اس کو عطا کیا۔ تا یہ سمجھا جائے۔ کہ گویا اس کا ظہور بعینہٖ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور تھا۔" (صفحہ ۱۰۱)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:۔

"افسوس یہ نہیں سمجھتے۔ کہ ختم نبوت کی مُہر مسیح اسرائیلی کے آنے سے ٹوٹتی ہے۔ یا خود محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے سے ختم نبوت کا انکار وُہ لوگ کرتے ہیں۔ جو مسیح اسرائیلی کو آسمان سے اتارتے ہیں۔ اور ہمارے نزدیک تو کوئی دُوسرا آیا ہی نہیں۔ نہ نیا نبی۔ اور نہ پُرانا نبی۔ بلکہ خود محمد رسول اللہ صلعم کی ہی چادر دُوسرے کو پہنائی گئی ہے۔ اور وُہ خود ہی آئے ہیں۔" (الحکم ۳۰۔ نومبر ۱۹۰۱ء)

اوپر کے حوالجات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ظہور کو "بعینہٖ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور" قرار دیا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ "محمد رسول اللہ صلعم کی ہی چادر" آپ کو پہنائی گئی۔ جب صورتِ حالات یہ ہے۔ تو آپ کی نبوت سے انکار کرنا کس قدر کوتاہ نظری ہے۔ کیا کوئی شخص تسلیم کر سکتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اگر دوبارہ ظہور ہو۔ تو نبوت آپ کے ساتھ نہیں ہوگی۔ یقیناً نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جُدا نہیں ہو سکتی۔

پس جبکہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دوبارہ ظہور ہُوا۔ اور "بعینہٖ" ہُوا۔ تو لازماً ماننا پڑے گا۔ کہ آپ بھی خدا تعالےٰ کے نبی ہیں۔ کیونکہ ناممکن ہے۔ کہ کسی کا ظہور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور ہو۔ اور پھر بھی وُہ نبی نہ ہو۔

"نزول المسیح" میں فرماتے ہیں:۔

"میں اس کا **رسول** یعنی فرستادہ ہوں مگر بغیر کسی نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے بلکہ اُسی نبی کریم خاتم الانبیاء کا نام پاکر اور اسی میں ہو کر اور اسی کا مظہر بن کر آیا ہُوں۔"

اس کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ قول اس حدیث کے مطابق ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ آنے والا مہدی اور مسیح موعود میرا اسم پائے گا اور کوئی نیا اسم نہیں لائے گا۔ یعنی اس کی طرف سے کوئی نیا دعویٰ نبوت و رسالت کا نہیں ہوگا۔ بلکہ جیسا کہ ابتدا سے قرار پا چکا ہے وُہ محمدی نبوت کی چادر کو ہی ظلی طور پر اپنے اوپر لے گا۔ اور اپنی زندگی اسی کے نام پر ظاہر کرے گا۔ اور مر کر بھی اسی کی قبر میں جائے گا۔ تاکہ یہ خیال نہ ہو۔ کہ کوئی علیحدہ وجُود ہے۔ اور یا علیحدہ رسُول آیا ہے۔ بلکہ بروزی طور پر وُہی آیا۔ جو خاتم الانبیاء تھا۔" (نزول المسیح صفحہ ۳)

کس قدر تعجب اور افسوس کی بات ہے کہ آج جب بروزی طور پر خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں مبعوث ہُوا۔ ایک گروہ نے یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ وُہ نبی نہیں۔ گویا ظلی اور بروزی رنگ میں خاتم النبیین تو آیا مگر ان کے نزدیک نبوت سے علیحدہ ہو کر۔ انا للہ وانا الیہ راجعون:۔

پھر فرماتے ہیں:۔

"اس نکتہ کو یاد رکھو۔ کہ میں رسول اور نبی نہیں ہُوں۔ یعنی باعتبار نئی شریعت نئے دعوے اور نئے نام کے۔ اور میں رسول اور نبی ہُوں۔ یعنی باعتبار ظلیتِ کاملہ کے۔ میں وُہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو فرمایا تھا۔ کہ اس نکتہ کو یاد رکھو۔ مگر افسوس کہ غیر مبایعین نے اس نکتہ کو یاد نہ رکھا۔ وُہ یہی کہتے چلے جاتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی نہیں۔ حالانکہ آپ فرماتے ہیں۔ "**میں رسول اور نبی ہوں**" باعتبار ظلیت کاملہ کے۔ اور نبی اور رسول نہیں باعتبار نئی شریعت کے۔

پھر فرماتے ہیں:۔

"اگر میں کوئی علیحدہ شخص نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہوتا۔ تو خدا تعالےٰ میرا نام محمد اور احمد اور مصطفےٰ اور مجتبیٰ نہ رکھتا اور نہ خاتم الانبیاء کی طرح خاتم الاولیاء کا مجھ کو خطاب دیا جاتا۔ بلکہ میں کسی علیحدہ نام سے آتا۔ لیکن خدا تعالےٰ نے ہر ایک بات میں وجود محمدی میں مجھے داخل کر دیا۔ یہاں تک کہ یہ بھی نہ چاہا۔ کہ یہ کہا جائے۔ کہ میرا کوئی الگ نام ہو۔ یا کوئی الگ قبر ہو۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے الگ ہو ہی نہیں سکتا۔" (حاشیہ نزول المسیح صفحہ ۳)

ان حوالہ جات پر اگر کوئی شخص دیدۂ بینا لے کر غور کرے۔ تو اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہو گا۔

قابلِ توجہ موصی صاحبان

بعض موصی اپنے بجٹ کی کمی کے متعلق پہلے تو اطلاع نہیں دیتے۔ لیکن جب ان کی وصیت منسوخ ہو جاتی ہے تو پھر لکھتے ہیں۔ کہ میری آمدنی اتنے سال سے کم ہو گئی تھی۔ یا آمد بند ہو گئی تھی۔ اس لئے بقایا درست نہیں اس کے متعلق بار بار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ہر موصی اپنے بجٹ سے دفتر ہذا کو ہر سال اطلاع دیا کرے۔ لیکن پہلے تو اس کی پروا نہیں کرتے جب وصیت منسوخ ہو جائے تو پھر لکھتے ہیں۔ کہ ہماری آمد بند ہو گئی تھی۔ یا اتنے سال سے آمد کم ہو گئی ہے۔ آئندہ یہ عذر وصیت منسوخ ہو جانے کے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

چولہ حضرت بابانانک صاحب

(۱)

یہی پاک چولہ ہے سکھوں کا تاج
یہی کابلی مل کے گھر میں ہے آج
یہی جنم ساکھی میں مذکور ہے
جو انگد سے اسوقت مشہور ہے
یہی ہے کہ نوروں سے معمور ہے
جو دور اس سے۔ اس سے خدا دور ہے
اسی پر وہ آیات ہیں بینات
کہ جن سے ملے جاودانی حیات
یہ نانک کو خلعت ملا سرفراز
خدا سے جو تھا درد کا چارہ ساز
اسی سے وہ سب رازِ حق پا گیا
اسی سے وہ حق کی طرف آگیا
ذرا سوچو سکھو یہ کیا چیز ہے
یہ اس مرد کے تن کا تعویذ ہے
یہ اس بھگت کا رہ گیا اک نشاں
نصیحت کی باتیں حقیقت کی جاں

(ست بچن صفحہ ۱۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت بابانانک رحمۃ اللہ علیہ کا اسلام سے تعلق ثابت کرنے کے سلسلہ میں علاوہ اور باتیں پیش فرمانے کے باباصاحب کا وہ مقدس چولہ جو آجکل ڈیرہ بابانانک ضلع گورداسپور میں کابلی مل کی اولاد کے پاس ہے بطور دلیل پیش کیا۔ اور لوگوں کو مخاطب کرکے فرمایا۔ "جس کی آنکھ دیکھ سکتی ہے وہ دیکھے اور جس کے کان سن سکتے ہیں وہ سنے باوا صاحب کی تمام باتوں کا مخرج وہی نور تھا۔ جس کو وہ ایک سوتی کپڑے پر قدرتی حرفوں سے لکھا ہوا حق کے طالبوں کے لئے چھوڑ گئے۔ درحقیقت وہی آسمانی چولہ قدرت کے ہاتھ کا لکھا ہوا ازلی ہادی کے فضل سے ان کو ملا تھا۔ جس سے اس کمال تک پہونچ گئے۔ جس کو دنیا کی آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں۔"

(ست بچن صفحہ ۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس چولہ کے متعلق پوری پوری تحقیقات زبانی ایک لمبے عرصہ تک سکھ لٹریچر کا مطالعہ کرنے کے علاوہ حضور نے اپنے خدام چولہ صاحب کو دیکھنے کے لئے ڈیرہ بابانانک بھیجے۔ اور پھر حضور خود بھی اپنے بعض خاص خدام کو ساتھ لے کر ۳۰ ستمبر ۱۸۹۵ء کو وہاں تشریف لے گئے۔ اور کافی دیر تک چولہ صاحب کو اچھی طرح ملاحظہ فرمایا۔ اس کے بعد اس کو پبلک میں پیش کیا۔ یہ ایک ایسی بین دلیل تھی۔ کہ جس کا کوئی بھی رد نہ کر سکا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس چولہ صاحب کو پبلک میں لانے سے قبل سکھ کتب میں یہ بات صریح الفاظ میں مرقوم تھی۔ کہ یہ چولہ حضرت بابانانک صاحب کو خدا تعالےٰ کی طرف سے بطور خلعت ملا تھا۔ یہ ایک ایسی بات تھی۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان سے

بتایا گیا اس کو الہام میں
کہ پائے گا تو مجھ کو اسلام میں

کی زبردست تائید کرتی تھی۔ لیکن جونہی حضور نے اس چولہ کو بابانانک کے اسلام کی دلیل کے طور پر پیش فرمایا۔ بعض لوگوں نے اس چولہ صاحب سے متعلق سکھ کتب میں بہت سی مختلف اور متضاد باتیں شامل کر دیں۔ جن کی غرض صرف اور صرف یہ تھی۔ کہ کسی نہ کسی طرح اس چولہ صاحب کے نشان کو مٹا دیا جائے۔ اور اس کوشش میں ہندو صاحبان بھی سکھوں سے پیچھے نہ رہے۔ چنانچہ لالہ گنڈا رام صاحب نے جو پنڈت لیکھرام کے قریبی رشتہ دار تھے۔ اپنی تصنیف "سوانح عمری پنڈت لیکھرام آریہ مسافر و تاریخ آریہ سماج" میں پنڈت لیکھرام کی یہ روایت بیان کی ہے۔

"ذکر اذکار کرتے ہوئے (لیکھرام نے) کہا (حضرت) مرزا (صاحب) قادیانی نے اس چولہ کی جو گورو نانک جی مکہ سے ہمراہ لائے تھے کچھ روپے دے کر مہنت سے لے کر اس پر سے عربی آیات وغیرہ کی نقل کرلی ہے اب (حضرت) مرزا صاحب گورو نانک جی کو مسلمان قرار دے رہے ہیں۔ مجھے معزز سکھوں نے کہا تھا۔ کہ آپ اس کا جواب تحریر کریں تو میں نے ان سے یہ شرط پیش کی۔ کہ آپ مہنت مذکور سے چولہ لے کر میرے حوالہ کریں میں جلسہ کرکے بروئے عام لوگوں کے اس چولہ کو ماچس لگا کر جلا دوں گا۔ اس کے بعد جواب لکھوں گا۔" (صلا)

قطع نظر اس سے کہ "معزز سکھوں" نے لیکھرام سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دلائل کا جواب لکھنے کی درخواست کی یا نہیں۔ اس حوالہ سے اس قدر ضرور ثابت ہوتا ہے کہ لیکھرام جیسا آریہ سماج کا لیڈر اس بات کو خوب محسوس کرتا تھا۔ کہ جب تک چولہ اس دنیا میں موجود ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دلائل کا جواب دینے کی کوشش کرنا فضول ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے چولہ کو جلا دینے کا خیال ظاہر کیا۔

پس یہ ایک حقیقت ہے کہ چولہ ایک ایسا نشان ہے۔ جو زبانِ حال سے حضرت بابانانک صاحب کے مذہب کا اعلان کر رہا ہے سچ ہے ؎

یہ اس بھگت کا رہ گیا اک نشاں
نصیحت کی باتیں حقیقت کی جاں

بقول سکھ علماء بابانانک رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے ان کے مذہب کی وضاحت نہیں ہوتی۔ لیکن یہ چولہ آپ کے مذہب پر ایسی صفائی سے روشنی ڈالتا ہے۔ کہ کسی قسم کے شک وشبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ میں ان لوگوں کی خدمت میں جو آپ کے کلام سے آپ کا مذہب سمجھنے سے قاصر ہیں مؤدبانہ عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ ایک بار ڈیرہ بابانانک جاکر اس چولہ کے درشن کریں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ ان پر یہ حقیقت آشکار ہو جائے گی۔ کہ حضرت بابانانک صاحب کا کیا مذہب تھا۔

حضرت بابانانک صاحب کا کلام آپ کے انتقال کے کافی عرصہ بعد مرتب ہوا۔ اور جن لوگوں کے پاس آپ کا کلام تھا۔ بقول سکھ علماء انہوں نے دیانت داری سے کام نہیں لیا۔ اور آپ کے مقدس کلام میں ناجائز طور پر تصرف کرکے بہت ردوبدل کر دیا۔ جیسا کہ سکھوں کے ایک مشہور عالم بھائی ویر سنگھ صاحب امرتسری تحریر فرماتے ہیں۔

"گورو ارجن دیو کے زمانہ تک بہت سے شبد گورو نانک دیو کے نام پر اور بہت سے ان کے شبدوں میں ردوبدل کرکے مشہور ہونے شروع ہو گئے تھے۔" (گورو پرتاپ سورج گرنتھ اولی پہلی پوتھی صلک)

غور فرمایئے کہ حضرت بابانانک صاحب کے انتقال پر ابھی نصف صدی کے قریب ہی عرصہ گزرا ہے (یا در ہے کہ حضرت بابانانک صاحب کا انتقال ۱۵۹۶ بکرمی میں ہوا تھا۔ اور گورو ارجن صاحب ۱۶۲۰ بکرمی گورو بنے۔ اور انہوں نے گورو گرنتھ صاحب کی پہلی ترتیب ۱۶۶۱ بکرمی میں کی تھی۔ جس کو آدی بیڑ کا نام دیا گیا) کہ لوگ آپ کے کلام میں ردوبدل کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور یہ وہ زمانہ ہے جبکہ سکھ گورو صاحبان اس دنیا میں تشریف فرما تھے۔ اور سکھوں کی تربیت کر رہے تھے۔ آپ اسی بات سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ جب سکھ گورو صاحبان کی موجودگی میں یہ گڑبڑ شروع ہو گئی تھی۔ تو بعد میں کیا کچھ نہ ہوا ہوگا پروفیسر تیجا سنگھ صاحب ایم۔ اے خالصہ کالج امرتسر تحریر فرماتے ہیں۔

"کسی دھرمی نے اپنے پاس سے "نصیحت نامہ" لکھ کر اوپر محلہ ا (یعنی حضرت بابانانک صاحب کا نام) لکھ دیا ہے۔ اب یہ اس قدر مشہور ہو گیا ہے کہ مہاتما واسوانی جیسے لائق آدمی بھی اس کا حوالہ دے رہے ہیں۔"

(سکھ واڑی کا اتہاس نمبر صت۳)

خدا کا پیارا مسیح آج سے نصف صدی قبل فرما چکا ہے ؎

گرنتھوں میں ہے شک کا احتمال
کہ انساں کے ہاتھوں سے ہے دستمال
جو پیچھے سے لکھنے لکھاتے رہے
خدا جانے کیا کیا بناتے رہے
گماں ہے کہ نقلوں میں ہو کچھ خطا
کہ انساں نہ ہووے خطا سے جدا

اس کے بعد حضور چولہ سے متعلق ارشاد فرماتے ہیں ؎

مگر یہ تو محفوظ ہے بالیقیں
وہی ہے جو تھا اسمیں کچھ شک نہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا اشعار کا خلاصہ یہی ہے۔ کہ چولہ صاحب ایک ایسی چیز ہے۔ جس میں کسی قسم کا ردوبدل نہیں ہوا۔ لیکن بعض سکھ صاحبان نے اس چولہ کے نشان کو مشتبہ کرنے کی غرض سے ایک دوسرے کے خلاف باتیں سکھ لٹریچر میں شامل کرنی شروع کر دیں۔ جن کا سلسلہ ابھی تک برابر جاری ہے، سکھ کتب اس بات کی شاہد ہیں کہ حضرت بابانانک صاحب کی زندگی میں بھی اس چولہ کو آپ سے الگ کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ اور آپ کو تکالیف بھی دی گئی تھیں۔ لیکن لوگ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اور چولہ کو

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آپ سے الگ نہ کر سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس واقعہ کا ذکر فرمایا ہے فرماتے ہیں:۔

یہ نانک سے کرنے لگے جب جدا
ہے زور کر کر کے بے مدعا
کہا دُور ہو جاؤ تم ہار کے
یہ خلعت ہے ہاتھوں سے کرتار کے
بشر سے نہیں تا اتارے بشر
خدا کا کلام اس پہ ہے جلوہ گر

اسی طرح ایک بار حضرت بابا نانک صاحب کے انتقال کے بعد بھی اس چولہ کو گم کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس کو ایک پہاڑ کی غار میں رکھ کر اوپر سے اس کا مونہہ ایک بہت بڑے پتھر سے بند کر دیا گیا۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد ہی بابا کابلی مل صاحب بیدی کو خواب میں بتایا گیا تھا۔ کہ باباجی کا چولہ فلاں پہاڑ کی غار میں ہے۔ وہاں سے لے آؤ۔ چنانچہ وہ اس کو وہاں سے نکال لائے تھے۔

(گوردہام دیدار ص ۲۰۰)

پس اس چولہ صاحب کو دنیا کی کوئی طاقت حضرت بابا نانک صاحب سے الگ نہیں کر سکتی۔ کیونکہ یہ آپ کو خدا کی طرف سے ایک خلعت ملا تھا۔ اور خدا سے ملے ہوئے خلعت سے متعلق حضرت بابا نانک صاحب کا مندرجہ ذیل ارشاد ہے:۔

" گور کی دات نہ میٹے کوئے "

(مارو محلہ ۱ ص ۱۰۳۰)

یعنی خدا سے ملا ہُوا انعام دنیا کی کوئی طاقت مٹا نہیں سکتی۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ حضرت بابا نانک صاحب نے اپنے اس مقدس قول میں پیشگوئی کے طور پر اسی بات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کہ لوگ چاہیں گے۔ کہ وہ اپنی تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ میرے اس خلعت کو جو میرے کرتار کی طرف سے ملا ہے۔ الگ کر دیں۔ اور مفقود کر دیں۔ لیکن وہ اپنے اس مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ واقعات بھی اس بات کی تائید کرتے ہیں۔ کہ دنیا نے جب بھی اس بات کی کوشش کی۔ کہ وہ حضرت بابا نانک صاحب کے اس خلعت کو آپ سے الگ کر دے۔ اور مٹا دے۔ تو اس کو ناکامی اور نامرادی نصیب ہوئی۔

گیانی عباداللہ
از امرتسر

عقیدہ توحید کے متعلق ہادیان مذاہب کا اتفاق

اللہ تعالےٰ نے انسان کو پیدا کر کے جہاں اسکی جسمانی ضروریات کیلئے سورج چاند۔ ہوا۔ پانی اور اناج وغیرہ پیدا کیا۔ وہاں اس کی روحانی زندگی کیلئے بھی اس نے ایسے سامان مہیا کئے جن کے بغیر انسانی روح کا زندہ رہنا ناممکن ہے۔ ان سادھنوں میں سے ایک سادھن یہ بھی ہے۔ کہ اس نے اپنے پیارے بھگتوں کی روحانی پیاس کو دور کرنے کے لئے یگ یگ میں اپنا گیان روپی جل نازل کر کے ایسے مہا پرشوں کو بھیجا۔ جو اس کے پیارے اور اپاسک تھے۔ اور جنہوں نے اس گیان روپی جل سے لوگوں کی آتما کو شانتی دی۔ بھرتری ہری فرماتے ہیں:۔

جگت پربھو کی باٹکا لیلا اپرم پار
امرت جل کے سینچنے بھیجت ہے اوتار

یعنی یہ جہاں پرماتما کا باغ ہے جس میں مختلف قسم کے پھول ہیں۔ کوئی سفید ہے۔ کوئی لال ہے۔ کوئی زرد ہے۔ الغرض اس دنیا روپی باغ میں بھانت بھانت کے پھول پائے جاتے ہیں۔ اس باغ کی حفاظت اور سیرابی کیلئے پرماتما سمہ سمہ اپنا کوئی نہ کوئی اوتار بھیجتا ہے۔ پس پرماتما نے حضرت آدم علیہ السلام۔ حضرت نوح علیہ السلام۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ حضرت کرشن علیہ السلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھیجا۔ اور موجودہ زمانہ میں بھگوان کرشن قادیانی کو اپنا گیان دے کر بھیجا۔ الغرض یہ سارے کے سارے اس پرماتما کے اپاسک اور بھگت تھے۔ باوجود اس کے کہ یہ مہا پرش مختلف زمانوں میں پیدا ہوئے اور مختلف دیشوں کے رہنے والے تھے۔ لیکن جب ہم ان کی تعلیم کا نشپکش ہو کر مطالعہ کرتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ سارے کے سارے اسی ایک چشمہ سے سیراب ہوتے رہے جس کا نام خدا ہے۔ ان میں سے ہر ایک نے دنیا کو یہی اپدیش کیا۔ کہ وہ ایک پرماتما کی پوجا اور اپاسنا کرے۔ پھر انہوں نے پرماتما کی توحید کو منوانے کیلئے ہزاروں دکھ اٹھائے۔ اور اس کی توحید کو قائم کرنے کیلئے اپنی جان تک کی پرواہ نہ کی۔ یہی سبب ہے کہ باوجودیکہ ان کو گذرے ہوئے ہزاروں سال ہو گئے ہیں پھر بھی ان کا نام دنیا میں سورج کے سمان چمک رہا ہے۔ دنیا میں ہزاروں انقلابات آئے لیکن حوادث زمانہ ان پاک اور پوتر انسانوں کے ناموں کو مٹا نہ سکے۔ ان کے نام قیامت تک لوگوں کے لئے مشعل ہدایت کا کام دیتے رہینگے۔ ذیل میں ان مہا پرشوں میں سے چند ایک کے اقوال درج کئے جاتے ہیں جن میں انہوں نے اپنے ماننے والوں کو ایک پرماتما کی عبادت کرنے کی تلقین کی ہے۔ بھگوان کرشن گیتا میں ارجن کو اپدیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ईश्वरः सर्वभूतानां हृद्देशेऽर्जुन तिष्ठति
भ्रामयन्सर्वभूतानि यन्त्रारूढानि मायया
तमेव शरणं गच्छ सर्वभावेन भारत
तत्प्रसादात्परां शान्तिं स्थानं प्राप्स्यसि शाश्वतम्

گیتا ۱۸/ ۶۲۔۶۱

(ترجمہ) ہے ارجن! ایشور سب سنسار کو اپنی شکتی سے چلاتا ہُوا سب پرانیوں کے ہردیہ میں ٹھہرا ہے۔ ہے ارجن تو اسی کی شرن میں جا۔ اور تمام اطراف سے اپنے دل کو ہٹا کے اُس کی شرن میں جا کر تو ایسے سکھ کو پراپت ہوگا۔ جو ابدی ہے۔

پھر بھگوان کرشن ایک اور مقام پر فرماتے ہیں۔ کہ وہ پرماتما ہاتھ پاؤں سے رہت ہے لیکن سارے سنسار کو چلا رہا ہے۔ وہ باوجود دُور ہونے کے نزدیک ہے اور نزدیک ہونے کے دُور ہے وہ ایک ہے۔ اور وہی پوجا کے یوگیہ ہے۔

(پاتال کھنڈ ادھیاے ص ۸۲)

طوالت سے بچنے کے لئے میں نے صرف دو حوالے پیش کئے ہیں۔ ورنہ بھگوان کرشن کے کئی ایسے اپدیش ہیں۔ جن میں آپ نے صاف شبدوں میں ایک پرماتما کی اپاسنا پر زور دیا ہے۔ اب میں شری رامچندر جی مہاراج کی تعلیم جو انہوں نے توحید کے بارے میں دی ہے پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں۔

نہ ناگ چلے سُنے بن کانا
کربن کرم کرے بہو نانا

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

ہے لچھمن! وہ پرماتما نہ کبھی مرتا ہے اور نہ پیدا ہوتا ہے۔ نہ اس کا کبھی ناش ہوتا ہے۔ وہ ایک ہی ہے۔ وہ خود قائم اور دنیا کو قائم رکھنے والا ہے۔ وہ ہر جگہ ویاپک اور سب کا سہائک ہے۔

(ادھیاتمک رام گیتا ص ۱۳)

مہاتما بدھ اپنے ایک شاگرد نند اکومنی کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ہے نندا! اگر تجھے معلوم ہو جائے کہ پاپ کرتے وقت کوئی بچہ تیرے پاس کھڑا ہے تو تجھے ہرگز پاپ کرنے پر جرأت نہیں ہوگی پرنتو وہ پرماتما جو کہ اندھیرے میں بھی ہمارے کرموں کو دیکھتا ہے۔ اس کے سامنے پاپ کرتا ہُوا۔ تو نہیں شرماتا۔ نندا دنیا میں ہزاروں خوبصورت ہیں۔ پر اس جیسا کوئی خوبصورت نہیں۔ دنیا میں ماتا محبت کرتی ہے۔ پر اسکی محبت ماتا سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ دنیا میں ہزاروں محسن ہیں۔ پر اس جیسا محسن کوئی نہیں۔ وہ ایک ہے۔ اور وہی ہے جس کی شرن میں جا کر انسان نروان کو پراپت کرتا ہے۔

(بدھ چرتر ص ۱۴۰)

توحید کا وہ اپدیش جو کہ پرماتما نے اپنے پیاروں کے ذریعہ دنیا کو دیا۔ جب بُعد زمانہ کی وجہ سے لوگوں کو بھول گیا اور لوگوں نے پرماتما کی پوجا چھوڑ دی۔ گھر گھر بت پرستی ہونے لگی۔ لوگ ایک خدا کی بجائے کروڑوں معبودوں کی پوجا شروع کرنے لگے۔ تب پرماتما نے اپنی اپار دیا سے عرب کے ریگستان میں اپنے ایک پیارے بھگت کو اپنا گیان دے کر ساری دنیا کے سدھار کیلئے بھیجا۔ آپ نے آکر اپدیش دیا کہ ہے پرماتما ایک ہی ہے۔ اور وہی ہے جس کی پوجا کرنی چاہیئے۔ چنانچہ آپ پر خدا کا یہ گیان نازل ہُوا۔ قل ھو اللّٰہ احد اللّٰہ الصمد۔ لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوًا احد۔ یعنی۔ اے محمد رسول اللہ! تو سنسار میں یہ منادی کر دے۔ کہ پرماتما ایک ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں۔ نہ اس کا کوئی بیٹا ہے۔ اور نہ ہی اس کے ماتا پتا ہیں۔ اور دنیا کی کوئی چیز اس کے برابر نہیں ہے۔ پھر فرمایا:۔ انما الٰھکم الٰہ واحد۔ یعنی تمہارا خدا ایک ہی ہے۔ اور وہی پوجا کے لائق ہے۔ پھر فرمایا۔ اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحیّ القیوم۔ یعنی کوئی پوجا کے لائق نہیں مگر ایک خدا۔ جو کہ زندہ ہے۔ اور دوسروں کی زندگی کا کارن ہے۔ وہ موجود ہے۔ اور اس نے تمام جہانوں کو قائم رکھا ہُوا ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توحید کے بارے میں اپدیش دیتے ہوئے فرمایا ہے۔

"ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا ہے نہ کوئی اس کا بیٹا۔ وہ دکھ اٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے۔ وہ ایسا ہے کہ باوجود دُور ہونے کے نزدیک ہے۔ اور باوجود نزدیک ہونیکے دُور ہے"۔ (کشتی نوح صفحہ ۱۰)

پھر فرماتے ہیں:-

"اے سننے والو! سُنو کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اُسی کے ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے۔ جو اَب بھی زندہ ہے۔ جیسا کہ پہلے زندہ تھا۔ اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا۔ اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ . . . . . وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں۔ اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔ وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں۔ اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں۔ اور جس کا کوئی ہمتا نہیں۔ جس کا کوئی ہم صفات نہیں۔ وہ قریب ہے باوجود دُور ہونے کے وہ دُور ہے باوجود نزدیک ہونے کے . . . . . وہ سب سے اُوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اُس کے نیچے کوئی اور بھی ہے۔ وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا اور سر چشمہ ہے تمام خوبیوں کا۔ اور جامع ہے تمام طاقتوں کا۔ اور مبداء ہے تمام فیضوں کا۔ اور مرجع ہے ہر ایک شئی کا۔ اور مالک ہے ہر ایک ملک کا۔ اور متصف ہے ہر ایک کمال سے۔ اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے"۔ (الوصیت صفحہ ۱۲)

(خاکسار مہاشہ محمد عمر مولوی فاضل)

لباس کے متعلق اصولی ہدایات

خوراک کے انتخاب اور اس کے پکانے کے طریق میں جس طرح ہمارے ملک میں ناواقفیت پائی جاتی ہے۔ اسی طرح لباس کے انتخاب اور پہننے کے طریق کے متعلق بھی بہت غفلت برتی جاتی ہے۔ اسی لاعلمی کیوجہ سے بہت سا روپیہ خرچ کر کے بھی ہمارے اکثر بھائی سردی سے پوری طرح محفوظ نہیں ہو سکتے۔ اکثر عورتیں بھی گرم کپڑوں پر ضرورت سے زیادہ خرچ کر دیتی ہیں۔ حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ عورت کو مرد کی نسبت سردی کم لگتی ہے اور کم لگنی چاہیئے۔ کیونکہ قدرت نے عورت کے جسم کو زائد چربی سے محفوظ کر دیا ہے ممکن ہے۔ زینت کا احساس جو کہ عورت کیلئے فطری تقاضا ہے۔ اس کا مخفی محرک ہو۔ بہرحال چونکہ یہ حقیقت ہے کہ سردیوں میں گرم کپڑوں کا بل ہر گھر کا کافی سے زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ اسلئے ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ بعض اصولی باتیں لکھ دی جائیں۔

واضح ہو کہ جسم کو گرم رکھنے کیلئے تین باتوں کی ضرورت ہے۔ اول یہ کہ حرارت غریزی کے انتشار کو روکا جائے۔ دوسرے بیرونی سردی جسم کو نہ لگنے دی جائے۔ تیسرے یہ کہ حرارت غریزی کو بڑھایا جائے۔ لوگ بالعموم گرم کپڑے ایسے طریق سے پہنتے ہیں کہ صرف بیرونی سردی رُک سکتی ہے۔ مثلاً یہ کہ اندر سُوتی بنیان پہنکر اور دو یا تین کوٹ اور قمیص زیب تن کر لیتے ہیں۔ اور اگر سردی پھر بھی ستاتی رہے تو اُوپر کمبل اوڑھ لیتے ہیں۔ حالانکہ یہ طریق ایسا غلط ہے کہ ایک چھوڑ دس کمبل بھی اگر اٹھا لئے جائیں۔ تو بھی سردی دُور نہ ہوگی۔

بالعموم سرد ملکوں اور سرد موسم میں لباس چُست ہونا چاہیئے۔ اور گرم ملکوں اور گرم موسم میں لباس کُھلا اور ڈھیلا۔ عرب لوگوں کا لباس ڈھیلا اور کھلا ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کا ملک گرم ہے۔ اور یورپین لوگ چُست لباس کوٹ پتلون پہنتے ہیں۔ کیونکہ ان کے ہاں سردی زیادہ ہوتی ہے مگر ہمارے ملک کے لوگ باوجود اس کے کہ ہندوستان گرم ملک ہے۔ یورپین لوگوں کی نقل میں پتلون پہن لیتے ہیں۔ ادھر یورپین لوگوں کی حب الوطنی اور قومی کیریکٹر کا احساس ملاحظہ ہو۔ کہ وہ ہندوستان میں رہ کر بھی شلوار نہیں پہنتے۔ حالانکہ شلوار گرم موسم کیلئے بہترین لباس ہے۔ وہ تنگ پتلون ہی رکھتے ہیں جو کہ گرم ملک میں تکلیف دہ ہے۔

(۲) سرد موسم میں ضروری ہے کہ اندرونی لباس جس کو عربی میں "شعار" کہتے ہیں (وہ لباس جو جسم کے ساتھ لگا ہوا ہو۔ مثلاً بنیان۔ دراز۔ جراب وغیرہ) گرم کپڑے کا ہو۔ بیرونی لباس جس کو عربی میں "دثار" کہتے ہیں (یعنی قمیص۔ واسکٹ۔ کوٹ وغیرہ) کے متعلق کوئی شرط نہیں جو بھی میسر ہو۔ گرم یا سرد کام چل سکتا ہے۔ بشرطیکہ "شعار" اونی یا موٹے سُوتی کپڑے کا ہو۔ مثلاً بجائے مرینہ کی شلوار بنوانے کے عورت مرینہ کا تنگ پاجامہ پہن لے تو یہ نہ صرف زیادہ گرم بلکہ کم خرچ بھی ہوگا۔

(۳) پھر یہ بھی ضروری ہے کہ بیرونی سرد ہوا جسم کے ساتھ دورہ نہ کر سکے۔ یعنی لباس ڈھیلا نہ ہو۔ اور شعار ایک دوسرے کے اندر پیوستہ ہوں۔ اس کا طریق یہ ہے کہ گرم جرابوں کو گرم دراز (یا تنگ پاجامہ) کے اوپر چڑھا لیا جائے اور گرم بنیان کو دراز کے اندر داخل کر لیا جائے۔ اسی طرح گردن سے لیکر پاؤں تک ایک گرم کالم بنجائیگا۔ جس میں بیرونی ہوا داخل نہ ہو سکیگی اور نہ ہی حرارت غریزی کا انتشار ہو سکیگا۔

(۴) واضح ہو کہ ہوا میں چونکہ سردی گرمی سرایت نہیں کر سکتی۔ جس کو علم طبیعات کی اصطلاح میں Bad-Conductor کہتے ہیں۔ اس لئے یہ بھی ضروری ہے کہ سردی گرمی سے بچنے کیلئے ایک حد تک ہُوا جلد اور "شعار" کے درمیان ہو۔ ورنہ اگر ہُوا کو بالکل نکال دیا جائے۔ تو بھی سردی لگتی رہیگی۔ یہی وجہ ہے کہ نیا اور بہت چست دراز زیادہ گرم نہیں ہوتا مگر جوں جوں وہ ڈھیلا ہوتا جائے گرم ہوتا جاتا ہے۔ پس بہت زیادہ چُست لباس بھی سردی سے بخوبی نہیں بچا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ دوہری لوئی یا چادر زیادہ گرم ہوتی ہے بہ نسبت کمبل کے خواہ وہ اول الذکر سے دُگنا ہی موٹا کیوں نہ ہو۔ اسی طرح نیا نیا لحاف بھی زیادہ گرم ہوتا ہے بہ نسبت پُرانے کے۔ کیونکہ نئے کے اندر بوجہ تازہ دُھنی ہوئی رُوئی ہونیکے ہُوا زیادہ ہوتی ہے۔ گرمیوں میں شعار کی ضرورت نہیں ہوتی۔ دثار کافی ہوتا ہے۔ جو کہ کھلا ہونا چاہیئے۔ تاکہ جسم کو ہوا لگتی رہے۔ جب باہر دھوپ میں کام کرنا ہو تو لباس موٹا۔ کھلا اور کافی ہونا چاہیئے۔ تاکہ بیرونی حرارت اعصاب پر مضر اثر نہ ڈال سکے لیکن اندرون خانہ سایہ میں کام کرتے وقت ضروری ہے کہ لباس باریک۔ کھلا اور کم ہو۔ تاکہ جسم کی حرارت غریزی بخوبی منتشر ہو سکے۔ مگر بعض لوگ گرمیوں میں بھی اسی حالت میں باہر نکل جاتے ہیں جس حالت میں اندر بیٹھے ہوتے ہیں یعنی بغیر کوٹ کے ننگے سر اور آستین چڑھی ہوئیں۔ حالانکہ یہ طریق نہ صرف وقار کے خلاف بلکہ سخت مضر صحت بھی ہے۔ باہر گرمی اور دھوپ میں جاتے وقت ضروری ہے کہ سر پر عمامہ یا ٹوپی ہو قمیص کی آستینیں لمبی ہوں۔ بلکہ کوٹ بھی پہنا ہوا ہو۔

اسکے علاوہ گرمیوں میں سر پر کافی بال ہونے بھی ضروری ہیں۔ بالوں کا بھی دماغ اور اعصاب کی حفاظت میں کافی دخل ہے۔ مگر اکثر مائیں گرمیوں میں بچوں کے بال بہت چھوٹے بلکہ "ٹنڈ" (استرے سے مونڈا ہوا سر) کروا کر ننگے سر باہر بھیجدیتی ہیں۔ جو کہ سن سٹروک کا فوری موجب ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ وقار اور کیریکٹر کے بنانے میں بھی عمامہ۔ ٹوپی اور کوٹ کا بہت دخل ہے۔ جو بچے ننگے سر اور بغیر کوٹ کے پھرنے کے عادی ہوں۔ بالعموم آوارہ ہو جاتے ہیں۔ بلکہ مَیں نے دیکھا ہے کہ بڑے بھی اگر بغیر کوٹ کے باہر جائیں۔ خواہ گرمی کیوجہ سے ہی ہو۔ ان میں بھی جسمانی اور دماغی آوارگی پیدا ہو جاتی ہے (النادر کالمعدوم)

غرض سرد موسم میں کس طرح انسان سائینٹفک طریق پر لباس پہنکر کم خرچ سے جسم کو گرم رکھ سکتا ہے، ان اصولی ہدایات کی روشنی میں معلوم ہو گیا ہوگا کہ اس سلسلہ میں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ لباس کے صحیح طریق سے استعمال کے علاوہ سردیوں میں گرم اور طاقتور خوراک کھانی چاہیئے۔ لیکن اگر ایسی خوراک کھانے سے بھی حرارت غریزی نہ بڑھے۔ تو پھر یہ مرض کا نتیجہ ہے۔ اس کا باقاعدہ علاج کرایا جائے بجائے اسکے کہ کپڑوں کی تہ پر تہ جسم پر جمائی جائے یا آگ تاپی جائے۔ حرارت غریزی کی کمی معلوم کرنیکا طریق یہ ہے کہ اگر مثلاً کوٹ اور اُوور کوٹ سے سردی نہ جائے تو کمبل اوڑھ کر دیکھ لیا جائے۔ اس طرح اگر سردی دُور ہو جائے تو معلوم ہوا کہ انتشار حرارت زیادہ تھا جو کمبل سے رُک گیا۔ لیکن اگر سردی پھر بھی نہ جائے تو جان لو کہ حرارت غریزی کی کمی ہے۔ جس کیلئے کمبل کا مزید بوجھ اٹھانے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اعصابی کمزوری کا علاج کرانا چاہیئے ***

*** اعصابی کمزوری اور خون کے دباؤ کی کمی کے علاوہ تھائی رائیڈ اور جسم میں آیوڈین کی کمی سے بھی حرارت غریزی کم ہو کر سردی زیادہ لگتی ہے۔ مگر ہندوستانیوں میں سردی زیادہ لگنے اور سرد غسل نہ کر سکنے کا ایک بڑا باعث پُرانا ملیریا بھی ہے جس کا مناسب علاج کرانا چاہیئے۔

(خاکسار ڈاکٹر شاہنواز خاں میڈیکل آفیسر سگاڈی افریقہ حال قادیان)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہماری نماز!

جب دنیا میں آدم کی نسل کے اندر اللہ تعالےٰ پر حقیقی ایمان قائم نہیں رہتا۔ اور ان کا سچا پیوند اور تعلق اپنے مالک حقیقی سے معدوم ہو جاتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کی صفت ہدایت جوش میں آکر اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ دنیا میں ایک ایسی نسل آدم ثانی کے ذریعہ قائم کرے۔ جو دنیا میں اپنے مالک حقیقی کے ساتھ سچا پیوند اور ایمان قائم کرکے دنیا کے لوگوں کے لئے بطور شاہد ہو۔ سو اس غرض کے پورا کرنے کیلئے اللہ تعالےٰ اپنے نبی کو مبعوث فرماتا ہے۔ اور اس طرح اسکے ذریعہ ایک روحانی نسل کی بنیاد قائم کرتا ہے کیونکہ دنیا میں انبیاء روحانی نسلوں کو قائم کرنے کے لئے بھیجے جاتے ہیں جس طرح جسمانی سلسلہ میں باوجود اس امر کے کہ حقیقی خالق انسان کا خدا ہی ہے۔ مگر ایک انسان کو دوسرے انسان کی ظاہری پیدائش کا سبب بنایا گیا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح روحانی سلسلہ میں روحانی نسلوں کے باپ انبیاء ہوتے ہیں اور ان کے ذریعے دنیا میں روحانی پیدائش وقوع میں آتی ہے۔

موجودہ زمانہ میں بھی انسانوں کے اندر اپنے خالق اور مالک کے ساتھ حقیقی تعلق اور پیوند معدوم ہو چکا تھا۔ اور وہ ایمان جو کہ اللہ تعالیٰ پر ہونا چاہیئے کہیں نظر نہ آتا تھا۔ مسلمانوں کی عبادات صرف ظاہری مراسم کے طور پر رہ گئی تھیں۔ وہ مغز اور غرض جو کہ عبادات قائم کرنے کی ہے یعنی وہ بطور ایک سیڑھی کے ہوں جن کے ذریعہ انسان اللہ تعالیٰ تک پہنچے۔ ان کی عبادات سے بالکل مفقود ہو چکی تھی۔ اور ان کا دین اور شریعت ایک مردہ کی مانند ہو چکے تھے۔ سو اس وقت اللہ تعالےٰ نے اس صورت حالات کی اصلاح کی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔ اور آپکی آمد کی اغراض میں سے ایک غرض الہاماً آپ پر یہ ظاہر فرمائی کہ یحیي الدین ویقیم الشریعۃ (تذکرہ) یعنی وہ دین اسلام کو زندہ کریگا۔ اور شریعت اسلام کو دنیا میں قائم کریگا پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسے وقت میں دنیا میں بھیجا گیا ہے۔ کہ جب دین اسلام مردہ ہو چکا ہے۔ اور شریعت اسلامیہ جس کے بھیجنے کی غرض اس کو روزمرہ کا دستور العمل اور اپنی زندگیوں کا شعار بنانا تھا۔ چھوڑے ہوئے قانون کی طرح ہو چکی ہے۔ سو اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپکے خلفاء کرام اور آپ کی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ دین کے اندر زندگی کی روح پھونکی جائے گی۔ اور شریعت اسلامیہ کو دوبارہ دنیا میں قائم کرکے دکھایا جائیگا۔

سو اے لوگو! جو کہ اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی نسل شمار کرتے ہو۔ آپ کے قیام کی غرض الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں یہ بتائی گئی ہے۔ کہ دین اسلام جو کہ مردہ ہو چکا تھا۔ اس کے اندر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لائی ہوئی ہدایت اور روشنی کے ذریعہ زندگی پیدا کی جائے۔ اور شریعت اسلام جو کہ نسل انسان کے لئے بطور ایک دستور العمل ہے اس پر اپنی عبادات اخلاق۔ تمدن۔ معاشرت اور زندگی کے ہر شعبہ کی بنیادیں قائم کی جائیں۔ نہ صرف یہ کہ اس پر خود ہی عمل پیرا ہوں۔ بلکہ اپنی آئندہ نسلوں کی تربیت اس رنگ میں کی جائے۔ کہ ان کی زندگیاں شریعت اسلامیہ کی مضبوط بنیادوں پر قائم ہوں۔ تا وہ غرض جس کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ اور جس کے لئے آپ نے ایک روحانی نسل کی بنیاد رکھی پوری ہو سو اب جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے مقدس مشن کو پورا کرکے اپنے آقائے حقیقی کے پاس جا چکے ہیں۔ اور دین اسلام کے اندر زندگی کی روح آپ کے ذریعہ پھونکی جا چکی ہے۔ اب یہ بوجھ ہمارے کندھوں پر ڈالا گیا ہے۔ تاکہ ہم اپنے فرض اور حصہ کام کو پوری تن دہی اور دیانت داری اور محنت سے سرانجام دیں۔ ہمیں دیکھنا چاہیئے۔

کہ کیا ہمارے دین کا ہر ایک حصہ زندہ ہے؟ دین کے حصوں میں سے سب سے اہم اور مقدم حصہ عبادات الٰہیہ کا ہے۔ سو جاننا چاہیئے۔ کہ جب تک ہماری ظاہری نمازوں کے ساتھ ہمارے دلوں میں اخلاص اور صدق نہ ہو۔ ہماری نمازیں اپنے اندر کوئی خوبی نہیں رکھتیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ انما یتقبل اللہ من المتقین۔ یعنی اللہ تعالےٰ صرف اُن تحائف عبادات اور قربانیوں کو قبول کرتا ہے۔ جن کے اندر تقویٰ یعنی اخلاص اور صدق ہو۔ وہ عبادت یا دعا جو انسان کی اندرونی غلاظتوں کو پانی کی طرح دھو کر صاف نہیں کرتی۔ اور جس عبادت میں روح پگھل کر اور پانی کی طرح بہہ کر آستانۂ الوہیت پر نہیں گرتی۔ وہ ہرگز ان الحسنات یذھبن السیّات یعنی نیک کاموں کے ذریعہ بدیاں مٹائی جاسکتی ہیں کی مصداق قرار نہیں پاسکتی۔ جہاں انسان ظاہری نماز میں اپنے جسم کے ساتھ کھڑا ہونا۔ رکوع اور سجدہ کرتا ہے۔ وہاں یہ بھی ضروری ہے۔ کہ اسکی روح بھی خدا کے حضور کھڑی ہو۔ اور روح کا کھڑا ہونا یہ ہے۔ کہ وہ خدا کے ہر حکم کو ماننے کیلئے ہر حالت میں اپنے آپ کو مستعد ظاہر کرے اور اسکا رکوع یعنی جھکنا یہ ہے۔ کہ وہ تمام قسم کی محبتوں اور تعلقات کو چھوڑ کر خدا کی طرف جھک جائے۔ اور صرف خدا کیلئے ہو جائے۔ اور روح کا سجدہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر گر کر اپنے تئیں بکلّی کھو دے۔ اور اپنے نفس وجود کو مٹا دے۔ اگر جسمانی قیام رکوع اور سجود کی طرح ہماری روح بھی قیام اور رکوع اور سجود کریگی۔ تو پھر یقیناً ہماری نماز حقیقی نماز ہوگی۔ اور ہمیں اپنے مولائے حقیقی سے اسی دنیا میں ملا دیگی۔

اللہ تعالےٰ نے اسلامی نماز کی شکل میں ظاہری تصویر قیام۔ رکوع اور سجود کی اسی طرح کھینچ کر ہمیں دکھلا دی ہے کہ تا ہماری یہ ظاہری نماز روحانی نماز کی محرک ہو۔ کیونکہ یہ ایک مسلم حقیقت ہے۔ کہ جسم کا ایک اثر روح پر اور روح کا اثر جسم پر لازماً ہوتا ہے۔ یہ ہمارا ہر روز کا مشاہدہ ہے۔ کہ جب روح میں خوشی ہو تو چہرہ پر بشاشت کے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور جب روح غمگین ہو

مفت

ہماری فرم ہندوستان میں واحد فرم ہے۔ جو کہ جنسی امور کے متعلق کاروبار کرتی ہے۔ ہمارا تعلق اس سائنس کے ماہرین کے ساتھ ہے۔ باتصویر کتاب "سیکسوئل سائنس" مفت طلب کریں

دفتر علوم تولید و تناسل پوسٹ بکس نمبر ۱۸۸ انارکلی لاہور

وی پی آرہے ہیں!

جلسہ سالانہ سے قبل ان اصحاب کی فہرست شائع کی گئی تھی۔ جن کا چندہ ختم ہے۔ اور درخواست کی گئی تھی۔ کہ احباب جلسہ کے موقعہ پر چندہ ادا فرماویں۔ یا بذریعہ منی آرڈر رقم ارسال فرماویں جن دوستوں کی طرف سے رقم آچکی ہے۔ ان کے وی۔ پی روک لئے گئے ہیں۔ دوسرے احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ ان کی خدمت میں وی۔ پی۔ ارسال کئے جا رہے ہیں۔ امید ہے۔ وصول فرما کر ممنون فرمائینگے۔

(مینیجر)

طبیہ عجائب گھر کے متعلق مولوی احمد خان صاحب نسیم مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:- "میں عرصہ تقریباً سات آٹھ سال سے طبیہ عجائب گھر سے مرکب و مفرد ادویہ خریدتا رہا ہوں۔ اور ہر دفعہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان کو مفید پایا ہے۔ خان صاحب خالص ادویہ مہیا کرنے میں بے مثال ہیں۔ اور ان کو خالص ادویہ جمع کرنیکا شوق ہے۔ بلکہ یہ شوق جنون کی حد تک پہنچا ہوا ہے۔ جو مرکبات وہ خود تیار کرتے ہیں ان میں اعلیٰ درجہ کی ادویات ڈالتے ہیں۔ اگر ان کو کسی دوائی کے متعلق شک ہو کہ یہ غیر خالص ہے۔ اگرچہ وہ خالص ہی کیوں نہ ہو۔ تو اس کو بغیر کسی حیل و حجت کے ضائع کر دیتے ہیں۔ ہر دوست جن کو یونانی ادویات دیکھنے یا پینے کا شوق ہے۔ ان کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کم از کم ایک دفعہ طبیہ عجائب گھر اگر بچشم خود دیکھنا چاہیئے۔ اور میرے اس بیان کی تصدیق انشاءاللہ وہ خود کرینگے"۔ احمد خان نسیم مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

دہلی۔ ۳ر جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ہانگ کانگ کے محصورین میں ہندوستانی فوجیوں کی تعداد کافی تھی۔ ان کے متعلق صحیح خبریں معلوم کرنے کی پوری پوری کوشش کیجارہی ہے۔ تاہم اس بارہ میں تاخیر ناگزیر ہے۔ اس اثناء میں ان سب کو جنگی قیدی سمجھا جائیگا اور سب کے لواحقین کو تنخواہیں بدستور ملتی رہینگی۔ ان لوگوں کے خاندانوں کی حفاظت کے لئے خاص انتظامات کر دیئے گئے ہیں۔

قاہرہ۔ ۴ر جنوری۔ جرمن ہائی کمانڈ نے بارڈیہ پر برطانوی قبضہ کو تسلیم کر لیا ہے۔ یہاں پانچہزار جرمن اور اطالوی قیدی بنائے گئے ہیں۔ جن میں گھیرا ڈالنے والی جرمن فوج کا چیف ایڈمنسٹریٹو سٹاف افسر بھی شامل ہے۔

لنڈن۔ ۴ر جنوری۔ رائل ایئرفورس کے ایک ہندوستانی ہوا باز مرزا مہدی خان کے ہوائی جہاز میں جو جرمنی پر بمباری کیلئے چار پانچہزار ٹن بم لدے ہوئے تھے کہ اس میں آگ لگ گئی۔ اور یہ نوجوان جل کر مر گیا۔ مرزا مہدی خان کے والد بمبئی ہائیکورٹ کے جج تھے۔

لنڈن ۴ر جنوری۔ فن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ روسی فوجوں نے شمالی محاذ کے ایک مقام پر فن افواج کے مورچوں کو توڑ دیا ہے۔ ماسکو ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ اس سال روسی فوجیں جرمنی پر ایک فیصلہ کن حملہ کریں گی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یورپ میں ایک دوسرا محاذ جنگ پیدا کرنے کے لئے روس اور برطانیہ کو مل کر جرمنی پر حملہ کرنے کی سکیم پیش کی گئی ہے۔ متحدہ افواج کی کمان روسی کمانڈر انچیف کے ہاتھ میں ہوگی۔

لنڈن۔ ۳ر جنوری معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر کالوگا میں جرمن فوج کو سخت شکست ہونے کی خبر سنکر بذریعہ ہوائی جہاز ماسکو کے محاذ کی طرف روانہ ہو گیا ہے۔ خیال ہے کہ وہاں پہنچکر فوجوں کی کمان وہ خود سنبھال لیگا۔ تا شکستہ دل جرمن فوج کے حوصلے بڑھ جائیں۔

لنڈن۔ ۳ر جنوری۔ ہٹلر نے نئے سال کے آغاز پر جرمن فوج کے نام ایک پیغام براڈکاسٹ کرتے ہوئے حسب دستور اپنی صلح پسندی اور مسٹر چرچل و روزویلٹ کی جنگجوئی کا ڈھنڈورا پیٹا۔ پھر جرمن سپاہیوں کی بہادری کی تعریف کی۔ ان کو سلامی دی اور کہا کہ ۱۹۴۱ء کے موسم سرما میں دشمن نے جو جارحانہ حملے شروع کئے ہیں۔ وہ یقیناً ناکام رہیں گے۔ ۱۹۴۲ء میں اپنی تمام تیاریوں کے ساتھ ہم انسانیت کے اس دشمن کو پھر قابو کر لینگے۔ اور یہودیوں۔ سرمایہ داروں۔ اور بالشویکوں کی دنیا کو تباہ کرنے کی خواہش کا خاتمہ کر دیں گے۔ آخر میں کہا کہ مسٹر چرچل و مسٹر روزویلٹ نے یورپ کو سٹالن کے حوالہ کر دیا ہے۔

واشنگٹن۔ ۳ر جنوری۔ وائٹ ہاؤس سے اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ۔ برطانیہ۔ روس۔ چین اور اکیس دیگر محوریوں کی مخالف طاقتوں نے ایک مشترکہ اعلان پر دستخط کئے ہیں۔ جس میں یہ حلف اٹھایا گیا ہے کہ وہ علیحدہ علیحدہ صلح نہ کریں گے بلکہ اپنے تمام ذرائع نازیوں کو شکست دینے کیلئے لگا دینگے۔ ہندوستان کی طرف سے اس پر مسٹر باجپائی نے دستخط کئے ہیں۔ تمام ملکوں کے نمائندوں نے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ میں خود جا کر دستخط کئے۔ اس معاہدہ کو بیش قیمت تاریخی دستاویز سمجھا جاتا ہے۔ امریکہ کی طرف سے خود مسٹر روزویلٹ نے اور برطانیہ کی طرف سے مسٹر چرچل نے اس پر دستخط کئے ہیں۔

رنگون۔ یکم جنوری۔ برما کے فوجی ہیڈکوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ وکٹوریہ پوائنٹ کے شمال میں جاپانی فوج کا ایک چھوٹا سا دستہ ضلع سرگوئی کے ایک مقام پر حملہ آور ہوا۔ ہماری فوج نے اس پر فائر کئے۔ اور وہ چند لاشیں چھوڑ کر بہت جلد واپس ہو گیا۔ برما کے رقبہ میں جاپانیوں سے یہ پہلی لڑائی ہے۔ اس خبر پر مشتمل تار تین روز لیٹ پہنچا۔ نیز مولمین کے ہوائی اڈے پر چار جاپانی ہوائی جہاز اترے جنہیں امریکن ہوائی جہازوں نے برباد کر دیا۔ مولمین کا ہوائی اڈہ رنگون سے ایک سو بیس میل دور ہے۔

سنگاپور۔ ۳ر جنوری۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ پیراک کے محاذ پر دشمن کا دباؤ بہت بڑھ گیا ہے۔ کوآنٹن کے رقبہ میں اس نے کچھ پیش قدمی کی اور شہر کی چار دیواری میں داخل ہو گیا۔ مگر ابھی ہوائی اڈہ پر ہمارا ہی قبضہ ہے۔ علاوہ ازیں جاپانی فوجیں جنوبی پیراک میں بھی اتر پڑی ہیں۔ اس کے لئے انہوں نے فوج بردار کشتیوں اور جہازوں سے کام لیا۔ کل رات سنگاپور پر چار ہوائی حملے ہوئے۔

واشنگٹن۔ ۳ر جنوری۔ امریکن محکمہ جنگ نے اعلان کیا ہے کہ جاپانی فوج کل ۳ بجے منیلا میں داخل ہو گئی۔ امریکن فلپائنی فوج پہلے ہی وہاں سے ہٹائی جا چکی تھی۔ ضروری سامان یا تو منتقل کر لیا گیا تھا۔ اور یا تباہ کر دیا گیا تھا۔ منیلا سے بیس میل جنوب مغرب میں کیوٹی کا بحری اڈہ بھی خالی کر دیا گیا ہے۔ منیلا کی آبادی چھ لاکھ ہے۔ اس پر قبضہ کرنے کے لئے جاپانی فوج نے اٹھارہ روز میں ایک سو بیس میل پیشقدمی کی ہے۔

سنگاپور۔ ۴ر جنوری۔ آج تیسرے پہر کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برطانی اور امریکن طیاروں نے برما سے پرواز کر کے سیام کے ایک جاپانی ہوائی اڈہ پر بمباری کی۔ دشمن کے دو طیارے ہوا میں اور چار زمین پر برباد کر دیئے گئے۔ ہمارے سب جہاز سلامتی سے واپس آ گئے۔ ملایا کے مغربی کنارے کے پاس دشمن کے جہازوں پر ہمارے ہوائی جہازوں نے بم برسائے اور مشین گنوں سے گولیاں چلائیں۔ پیراک کے محاذ پر دشمن کا دباؤ برابر بڑھ رہا ہے۔ کل رات ہماری فوجیں اور جنوب میں نئے مورچوں پر آ گئیں۔ شمالی بورنیو سے بھی خبر آئی ہے کہ شمالی کنارے کے ایک مقام پر دشمن نے فوجیں اتار دیں۔

واشنگٹن۔ ۴ر جنوری۔ فلپائن میں خشکی پر دشمن کے حملوں کا زور کم ہو گیا ہے۔ امریکن فوجوں نے نئے مورچے خوب مضبوط کر لئے ہیں۔

چنگنگ۔ ۴ر جنوری۔ شمالی ہونان کے صدر مقام میں جاپانیوں اور چینیوں میں دست بدست لڑائی ہو رہی ہے۔

کیبچوشیف۔ ۴ر جنوری۔ ایک روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ روسی بہت بڑے پیمانہ پر دشمن پر حملہ کی تیاری کر رہے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ موجائسک کے علاقہ میں ایک لاکھ جرمن فوج گھیرے میں آنے والی ہے۔

پٹنہ۔ ۴ر جنور۔ بہار گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ ہندو مہاسبھا کے بھاگلپور سشن کے سلسلہ میں جو ہندو گرفتار کئے گئے تھے۔ وہ کل صبح رہا کر دیئے جائیں گے۔

لنڈن۔ ۴ر جنوری۔ رائل ایئرفورس کے طیاروں نے کل رات بریسٹ پر زبردست حملہ کیا۔ اور دشمن کے سمندری علاقہ میں بارودی سرنگیں بھی بچھائیں۔

دہلی۔ ۳ر جنوری۔ حکومت ہند نے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت صوبائی حکومتوں کو اختیار دیا ہے کہ وہ سرکاری ملازمین کو یہ حق دے سکتی ہیں کہ ایک محدود رقبہ میں جس مرد کو چاہیں قیام امن کیلئے اپنی خدمات پیش کرنے کا حکم دے دیں۔ جو افسر کسی علاقہ میں قیام امن کے ذمہ دار قرار دیئے جائیں گے۔ وہ اپنی امداد کے لئے خاص پولیس افسر مقرر کر سکیں گے۔ ایسی خدمت کا معاوضہ بھی دیا جائے گا۔ نیز مقرر کردہ افسروں کو یہ بھی اختیار ہوگا کہ ہوائی حملہ سے بچاؤ یا خود حملہ کرنے کیلئے جس مکان کو چاہیں اپنے قبضہ میں کر لیں۔ اور اس میں مناسب ردّ و بدل بھی کر سکیں۔ مالکان کو مناسب معاوضہ دیا جائیگا۔ چنانچہ کلکتہ کارپوریشن ابتک شہر کے مختلف حصوں میں قریباً ۵۴ عمارتوں پر قبضہ کر چکی ہے۔

لنڈن۔ ۴ر جنوری۔ مسٹر روزویلٹ کی تجویز کے مطابق جنرل ویول کو جنوبی اور جنوب مغربی بحرالکاہل کی امریکن و برطانی فوجوں کا سپریم کمانڈر مقرر کر دیا گیا ہے برطانی اخبارات کی رائے ہے کہ اس کا نتیجہ بہت اچھا نکلیگا۔ گذشتہ جنگ میں اتحادی فوجوں کا سپریم کمانڈر مارشل فوش کو مقرر کیا گیا تھا۔

بٹاویہ۔ ۴ر جنوری۔ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ ہماری فوجیں عنقریب کوئی اہم کاروائی

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی۔